ختم نبوت

کورس

موضوع

عقیدہ ختم نبوت

سبق نمبر 12

عنوان

رفع ونزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام عیسائیت کی نظر میں

انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ پاکستان

زیرِ نگرانی

انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ پاکستان

خلاصہ:

(1) اس سبق میں ہم پڑھیں گے، عیسائیوں کا عقیدہ رفع ونزول کے بارے میں کیا خیال ہے۔

(2) تمام اناجیل اور نصاریٰ کے مختلف گروہ کیا کہتے ہیں؟

(3) رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ نیا نہیں، ملت نصرانیہ سے چلتا آرہا ہے، مرزا کا اقرار۔

(4) رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام پر لاجواب دلیل۔

(5) عیسائیوں کے عقائد اور غلط کی تردید کرنا اور درست کی تائید کرنا۔

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کی ایک لاجواب دلیل:

یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ قرآن حکیم اہل کتاب کے تمام بنیادی اختلافات کے لیے بطور حَکَم آیا ہے جیسا کہ قرآن کریم کا خود دعویٰ ہے:

وَمَا اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ‌ۙ وَهُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ‏o (سورة النحل: پاره 14، آیت 64)

ترجمہ: اور ہم نے اُتاری تجھ پر کتاب اس واسطے کو کھول کر سنا دے تو ان کو وہ چیز کہ جس میں جھگڑ رہے ہیں اور سیدھی راہ سمجھانے کو اور واسطے بخشش ایمان لانے والوں کے لیے۔

اقرار مرزا:

اقرار مرزا اس آیت کے متعلق مرزا صاحب نے یہی استدلال کیا ہے

(دیکھیے ازالہ اوہام)

(روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 454,453، براہین احمدیہ حصہ اول۔ خزائن جلد 1، صفحہ 234)

حضور سرورِ کائنات ﷺ کی بعثت کے وقت سرزمین عرب میں تین طبقے خصوصیت سے موجود تھے:

(1) مشرکین مکہ میں (2) نصاریٰ نجران میں (3) یہود خیبر میں

مدینہ کے ارد گرد حضور ﷺ کو کتاب مبین کے ساتھ فیصلہ سنانے والا بنا کر بھیجا گیا۔
آپ کا فرض منصبی لوگوں کو ملت ابراہیمی پر جمع کرنا جس سے وہ بھٹک چکے تھے اور تحریف وفساد قتل و قتل عقائد میں تغیر و تبدّل واقع ہو چکا تھا، رسومات سیئہ میں اتنے ڈوبے تھے کہ اپنے ہی لہو کو پہلی امتوں نے چھوڑ دیا تھا، انبیائے سابقہ نے اسے مکمل نہ کیا تھا، ان کو آپ ﷺ نے تروتازگی دے کر رائج فرمایا۔

مرزا قادیانی کے نزدیک:

یہ اصول بھی مسلّم ہے کہ قرآن کریم چونکہ اہل کتاب کے مختلف فیہ مسائل کی تنقیہ کے لیے آیا ہے، اس لیے آیا ہے کہ اگر وہ اہل کتاب کے کسی عقیدہ کی تردید نہ کرے تو اس کا سکوت ہی تائید سمجھا جائے گا، چنانچہ مرزا غلام احمد ایک جگہ تحریر کنندہ ہیں: اب ہم دیکھتے ہیں کہ جو واقعہ صلیب سے متعلق قرآن شریف کیا کہتا ہے، اگر یہ خاموش ہے تو پتا چلا کہ یہود و نصاریٰ اپنے خیالات میں حق پر ہیں۔

(ریویو آف ریلیجنز اپریل 1919ء شمارہ نمبر 9، جلد 18، صفحہ 149 اور صفحہ 150)

ہم ان تینوں عقائد کے عقائد کی طرف دیکھتے ہیں:

مشرکین مکہ:

(1) تو مشرکین مکہ شرک کی تاریکیوں میں حیران و سرگرداں نظر آتے ہیں، قرآن نے شرک کا جڑ سے خاتمہ کیا ہے اور شرک کے بارے میں اتنی سخت وعیدات بیان کی ہیں جو کسی سے مخفی حتیٰ کہ اعلان کر دیا:

ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرك به ویغفر مادون ذٰلك لمن یشاء۔

مشرک کے علاوہ باقی تمام کی بخشش اپنی مرضی پر منحصر کر دی۔ حضور ﷺ نے بھی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔

(2) اسی طرح طواف بیت اللہ کرتے تھے، یہ عمل درست ہونے کی وجہ سے جاری رکھا گیا مگر طریقہ طواف جو ننگے ہو کر کرتے تھے، قبیح امر ہونے کی وجہ سے بند کرا دیا۔

(3) حجاج کی خدمت کرتے تھے، اس کو احسن امر قرار دیا مگر اپنی توحید کے معاملے میں برابری پر جو قرار دیتے تھے، تردید کردی۔

أجعلتم سقاية الحاج وعمارة المسجد الحرام۔

(4) بچیوں کو زندہ درگور کردیتے تھے۔ یہ انتہائی احمقانہ امر ہونے کی وجہ سے سختی سے رد کیا۔

واذا المؤدة سئلت، بأى ذنب قتلت۔

یہود کے عقائد:

(1) یہود نے قتل انبیاء کو اپنا شیوہ بنایا۔ خدا تعالیٰ نے ان کی اس امر پر لعنت کی۔

(2) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عناد کا اظہار کیا، قتل کرنے کی کوشش کی اور اپنی دانست میں قتل بھی کیا۔ اسی کو "**وقولهم انا قتلنا المسيح بن مريم رسول الله**" اس کی تردید کی، "**وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم**"۔

(3) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریمؑ کی پاک دامنی پر شک کیا تو اللہ تعالیٰ نے پاک دامنی قرآن مجید میں واضح طور پر بیان کردی۔

ان الله اصطفاك و طهرك واصطفاك على نساء العالمين۔

عیسائیوں کے عقائد

(1) قرآن کریم بطور حکم عیسائیوں کے غلط نظریات کی بھی تردید کرتا ہے اور درست عقیدہ کا اثبات کرتا ہے، مثلاً (1) عیسائیوں نے جب دیکھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خرق عادت کاموں کو مثلاً مادرزاد اندھوں کو ان کے ہاتھوں سے شفاء ملتی دیکھ کر ہزاروں سال قبل کے مردوں کو بحکم الٰہی زندہ کرنے کا مشاہدہ کرکے، اسی طرح کے لاعلاج بیماروں کو شفاء یاب ہوتا دیکھ کر ان کو خدا مان لیا۔

قرآن مجید نے تردید کی:

(1) **لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم۔**

(2) بعض نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو براہِ راست تو خدا نہ بنایا مگر ان خصوصیات

کی وجہ سے ان کو خدا کا بیٹا قرار دے دیا۔قرآن پاک ایک طرف تو توحید باری کو واضح فرمایا کہ بیٹے کی ضرورت عاجز انسان کو ہوسکتی ہے، خالق کو کہاں۔اے نبی! آپ حاکم بن کر قرآن کو بطور حکم ان کے پاس لائے ہیں، اسی زبان نبوت سے تردید فرمائیں:

قل ھو اللّٰہ احدO اللّٰہ الصمدO لم یلد ولم یولد O ولم یکن لہٗ کفواً احدO

اور نصاریٰ کے عقیدے کو بیان فرما کر اس کی بھی تردید کی: **قالت النصاریٰ مسیح ابن اللّٰہ ذالك قولھم بافواھھم۔**

(3) نصاریٰ کی ایک جماعت نے تو حد کردی۔خدا کو تین جزوؤں میں تقسیم کردیا اور کہا: خدا تین ہیں، تین مل کر ایک بنتا ہے۔خدا نے اس انتہائی واہیات عقیدے کو بھی رد فرمایا اور ان کو کافر قرار دیا:

لقد کفر الذین قالوا ان اللّٰہ ثالث ثلٰثہ۔

(4) ایک عقیدہ عیسائیوں کا کفارے کا تھا۔عام مطلب میں کہ کرے کوئی، بھرے کوئی۔ یعنی گناہ ساری زندگی عیسائی کرتے ہیں اور ان کا انجام اور سزا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھگتنے کے لیے سولی چڑھ گئے۔ یہ ان کا عقیدہ ایسا تھا کہ کوئی سلیم العقل آدمی بھی اس کو قبول نہیں کرسکتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی بھی تردید کی ہے بلکہ تردید کے ساتھ ساتھ عقلی دلائل بھی دیئے، مثلاً:

ولا تزر وازرۃ وزر اُخریٰ۔اسی طرح بیان کیا کہ بُرا عمل کیا تو نتیجہ اس کا بھی ظاہر ہوگا۔اگر اچھا کیا ہے تو اس کا بھی نتیجہ سامنے آئے گا، کیونکہ ہر عمل کا ردِعمل بھی ہوتا ہے جو کرنے والے کے ذمے ہوتا ہے۔

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔

(5) پانچواں عقیدہ عیسائیوں کا یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس وقت کے یہودی گورنر نے سولی دینے کی کوشش کی۔اللہ نے ان کو اس اہانت سے بچا کر آسمانوں پر اُٹھالیا۔

چنانچہ مرزا قادیانی ازالہ اوہام صفحہ 248، خزائن جلد3، صفحہ 225 میں تسلیم کرتے

ہیں۔ کہتے ہیں اس خیال پر تمام فرقے نصاریٰ سے متفق ہیں کہ مسیح آسمانوں کی طرف اُٹھائے گئے۔

دوسری جگہ لکھا: حیاۃ عیسیٰ کا عقیدہ ملّت نصاریٰ سے مسلمانوں میں آیا۔الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی، صفحہ 39،خزائن جلد 22 صفحہ 660۔

اس حیات ورفع کے عقیدے کے درست ہونے کی وجہ سے قرآن نے درست قرار دیتے ہوئے تائید کی:

بل فعه اللّٰه اليه و كان اللّٰه عزيزًا حكيمًا۔

دوسری جگہ پر یہود کی تردید کے ساتھ رفع الی السماء کو بیان کیا:

وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم۔

قرآن نے بطور حکم کے جو فیصلے نازل کیے، آپ ﷺ نے امت مسلمہ کے سامنے رکھے جو عقائد اقوام عالم کے درست تھے،ان میں سکوت یا تائید حکم دیا اور جو عقائد غلط تھے، کھل کر تردید فرمائی اور چونکہ پہلی قوم یعنی عیسائیوں میں یہ عقیدہ رائج تھا جو کہ بقول حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ سن چکے تھے کہ واپسی بھی ہوگی۔ اس کو آپ ﷺ نے واضح واشگاف الفاظ میں بیان کیا اور مرزا بھی دعویٰ مسیحیت کرنے سے پہلے اسی پر نظر آتے ہیں، جیسے کہ گزر چکا۔ پھر انہوں نے اس کو اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے بدل دیا۔ جب امت مرزائیہ کے سامنے ہم آیات و احادیث رفع ونزول کو رکھتے ہیں تو ان کے تن بدن میں آگ کے انگارے ٹوٹنے لگتے ہیں، طرح طرح کے اعتراضات اور آیات قرآنیہ میں تاویلات فاسد اور احادیث نبویہ میں اوھام باطلہ ڈالنے کی بے کار کوشش کرتے ہیں، مگر حق کے سامنے باطل کی ہوا ہمیشہ اُکھڑی رہتی ہے کیونکہ یہ قانون قدرت ہے۔

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔

یہ تو تھا آپ ﷺ کا فرض منصبی اور قرآن کا بطور حکم فیصلہ۔ اب ہم آتے ہیں ہم عیسائیوں کے عقیدے کی طرف۔

رفع ونزول کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ

حوالہ نمبر1:

’’یہ کہہ کر وہ اُن کے دیکھتے دیکھتے اوپر اٹھالیا گیا اور بدلی نے اُسے اُن کی نظروں سے چھپالیا اوراس کے جاتے وقت جب وہ آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے تو دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے اُن کے پاس آ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے گلیلی طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔‘‘ (رسولوں کے اعمال باب 1، آیت 11,10,9)

حوالہ نمبر2:

’’پس توبہ کرواور رجوع لاؤ تا کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اوراس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں اور وہ اس مسیح کو جوتمہارے واسطے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے۔ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آتے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خداتمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا۔ اور یوں ہوگا کہ جوشخص اس نبی کی نہ سنے گا وہ امت میں سے نیست ونابود کر دیا جائے گا۔‘‘ (رسولوں کے اعمال باب 3 آیت 19 تا 24)

حوالہ نمبر3:

’’غرض خداوند یسوع ان سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا اور خدا کی دہنی طرف بیٹھ گیا۔‘‘ (مرقس باب 16 آیت 19)

حوالہ نمبر4:

’’جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ ان سے جدا ہوگیا اور آسمان پر اٹھایا گیا۔‘‘ (لوقا باب 24 آیت 51)

حوالہ نمبر5:

’’یسوع نے اس سے کہا مجھے نہ چھو کیونکہ میں اب تک باپ کے پاس اوپر نہیں گیا لیکن

میرے بھائیوں کے پاس جا کر ان سے کہہ کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں۔'' (یوحنا باب 20 آیت 17)

حوالہ نمبر 6:

''اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی۔'' (متی باب 24 آیت 30)

حوالہ نمبر 7:

''اگر تو خدا کا بیٹا مسیح ہے تو ہم سے کہہ دے۔ یسوع نے اس سے کہا تو نے خود کہہ دیا بلکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اس کے بعد تم ابن آدم کو قادر مطلق کی دہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے۔'' (متی باب 26 آیت 63-64)

مرزا قادیانی کا اعتراف:

(1) آنحضرت ﷺ کے زمانے میں عیسائیوں کا یہی عقیدہ تھا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہی دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔'' (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 419 روحانی خزائن: جلد 3 صفحہ 318)

(2) ''وَاِنَّ عَقِیْدَۃَ حَیَاتِہٖ قَدْ جَاءَ تْ فِیْ الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الْمِلَّۃِ النَّصْرَانِیَّۃِ۔''
(الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی صفحہ 39 روحانی خزائن: جلد 22 صفحہ 660)

ترجمہ: اور یہ کہ اس کی (عیسیٰ علیہ السلام کی) حیات کا عقیدہ ملت نصرانیہ سے مسلمانوں میں آیا ہے۔

مرزائی اعتراض نمبر 1:

قرآن مجید نے جب عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا اعلان کر دیا تو اس سے عیسائیوں کے رفع اور نزول کا عقیدہ خود بخود باطل ہو گیا قرآن مجید میں تیس سے زائد آیات وفاتِ عیسیٰ کے بارے میں موجود ہیں۔

(مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 593/627 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 423 تا 438 پر لکھی ہیں)

جواب:

تیس آیت نہیں اگر تیس پارے بھی عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کر دیں تو اس سے عیسائیوں کے رفع اور نزول کے عقیدہ کی تردید نہیں ہوگی کیونکہ خود عیسائی موت کے تو قائل ہیں لیکن ساتھ ساتھ موت کے تین دن بعد زندہ اٹھائے جانے اور قیامت کے قریب بہ جسد عنصری نازل ہونے کے بھی قائل ہیں اگر عیسائیوں کا رفع ونزول کا یہ عقیدہ غلط ہے تو ضرورت اس کی تردید کی ہے، صرف موت سے اس عقیدہ کی تردید نہیں ہوگی۔

(عقیدہ موت کے لیے دیکھو لوقا باب 23 آیت 46 تا 53)

مرزائی اعتراض نمبر 2:

''اور یہ بیان بھی صحیح نہیں ہے کہ عیسائیوں کا ''متفق علیہ'' یہی عقیدہ ہے کہ حضرت مسیحؑ دنیا میں پھر آئیں گے کیونکہ بعض فرقے ان کے حضرت مسیح کے فوت ہو جانے کے قائل ہیں اور حواریوں کی دونوں انجیلوں نے یعنی متی اور یوحنا نے اس بیان کی ہرگز تصدیق نہیں کی کہ مسیح درحقیقت آسمان پر اٹھایا گیا۔

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 420 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 319)

جواب نمبر 1:

غلط بالکل غلط یہ مرزا کی یا تو صریح کذب بیانی ہے یا اس کی جہالت کیونکہ ان دونوں کتابوں میں اس عقیدہ کا ذکر موجود ہے اس کے حوالے ماقبل گزر چکے ہیں۔

جواب نمبر 2:

دروغ گورا حافظہ نہ باشد کے مصداق مرزا قادیانی اپنی اسی کتاب ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 248 روحانی خزائن: جلد 3 صفحہ 225 پر تحریر کر چکا ہے کہ: ''کیونکہ تمام فرقے نصاریٰ کے اسی قول پر متفق نظر آتے ہیں کہ تین دن تک حضرت عیسیٰ فوت شدہ حالت میں رہے اور پھر قبر میں سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور چاروں انجیلوں سے بھی یہی ثابت ہوت ہے۔'' اس عبارت میں مرزا خود تسلیم کر چکا ہے کہ عیسائیوں کے تمام فرقے اور چاروں انجیلیں اس عقیدہ پر

متفق ہیں۔لہٰذا اعتراض ہی ختم ہوگیا اور ہمارا سوال علیٰ حالہ قائم رہا جس کا مرزائیوں کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔

مرزائی اعتراض نمبر 3:

ایلیا نبی کے متعلق یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ زندہ آسمانوں پر اٹھایا گیا ہے اور پھر دوبارہ نازل ہوگا جس طرح عیسائیوں کا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عقیدہ ہے تو کیا یہ عقیدہ صحیح ہے یا غلط؟؟ اگر غلط ہے تو قرآن وحدیث سے اس کی تردید دکھائیں اور اگر تردید نہ پائی جائے اور قرآن وحدیث خاموشی اختیار کریں تو تمہارے اصول کے مطابق ثابت ہوا کہ یہودیوں کا ایلیا کے بارے میں یہ عقیدہ ٹھیک ہے جیسا کہ تم ہمیں عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہو۔

جواب نمبر 1:

یہ اصول صرف ہمارے نزدیک ہی مسلّم نہیں ہے بلکہ یہ اصول مرزا صاحب نے خود بھی تسلیم کیا ہے جیسا کہ حوالہ گزر چکا ہے۔(ریویو آف ریلیجنز) لہٰذا مرزا صاحب کے اس تسلیم شدہ اصول کے مطابق اگر قرآن مجید نے ایلیا علیہ السلام کی آمد ثانی کی تردید نہیں کی تو ثابت ہوا کہ ان کا یہ عقیدہ درست ہے بقول شخصے:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

جواب نمبر 2:

یہودیوں کے اس عقیدہ کی تردید کا مطالبہ قرآن وحدیث سے کرنا صریح حماقت اور جہالت ہے اس لیے کہ ایلیا کا تذکرہ ایجابی یا سلبی رنگ میں قرآن وحدیث میں مذکور نہیں لہٰذا ان کا محض بائبل یا تورات میں ذکر ہونا کافی نہیں بخلاف عیسیٰ علیہ السلام کے کہ ان کا ذکر قرآن و حدیث میں بڑی صراحت کے ساتھ موجود ہے۔ایلیا کو عیسیٰ علیہ السلام پر قیاس کرنا غلط ہے یہ قیاس، قیاس مع الفارق ہے۔

اعتراض:

یہودی ایلیا کے اپنے جسم کے ساتھ آنے کے منتظر تھے حالانکہ ایلیا سے مراد ان کا مثیل

یوحنا نبی تھا اسی طرح عیسیٰ سے مراد بھی ان کا مثیل مراد ہے نہ کہ بعینہ عیسیٰ بن مریم۔

جواب:

اس ساری کہانی کا دارومدار بھی بائبل وغیرہ پر ہے جو عقلاً اور نقلاً محرف ہے قرآن و حدیث سے اس کی کوئی نظیر ہو تو پیش کیجئے جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق قرآن و حدیث میں ہے۔

خلاصہ کلام:

کلام سابق سے یہ بات روز روشن سے زیادہ واضح ہوگئی کہ اصل بحث رفع ونزول کی ہے نہ کہ حیات ووفات کی جس کو مرزائیوں نے اپنی چالاکی اور عیاری سے موضوع بحث بنا رکھا ہے۔

مشق سبق نمبر 12

(1) متی اور رسول کے اعمال میں رفع عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق کیا لکھا ہے؟

(2) مرزائی اعتراض تیس آیات سے وفات عیسیٰ علیہ السلام ثابت کرنے کی کیا حقیقت ہے؟

(3) مرزا قادیانی نے کن اناجیل کے بارے میں کہا کہ ان میں وفات عیسیٰ اور عدم رفع درج ہے اور اس کی کیا حقیقت ہے؟

(4) مثیل عیسیٰ اور مثیل یوحنا مرزائیوں کی یہ کیا کہانی ہے؟

(5) لوقا اور یوحنا سے رفع عیسیٰ پر حوالے لکھیں۔